عُشر (فصلوں کی زکوٰۃ) سے متعلق

ضروری سُوال جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عُشر(فصلوں کی زکوٰۃ)سے متعلق ضروری سُوال جواب

سوال زکوٰۃ کی کتنی قسمیں ہے؟

جواب زکوٰۃ کی تین اقسام ہیں:

(1) سوناچاندی، کرنسی وغیرہ اور مالِ تجارت کی زکوٰۃ (2) مویشیوں کی زکوٰۃ (3) فصلوں کی زکوٰۃ۔ ان میں سے ہر قسم کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ اور نصاب کی مقدار بھی جداگانہ ہے۔

سوال فصلوں کی زکوٰۃ کو کیا کہتے ہیں؟

جواب فصلوں کی زکوٰۃ کو عُشر کہتے ہیں۔

سوال عُشر کی تعریف کیا ہے؟

جواب عُشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زِراعت سے مقصود زمین سے مَنافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عُشر ہے۔ (بہارِشریعت، جلد1، ص916، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

جو کھیت بارش، نہر، نالے کے پانی سے قیمت ادا کئے بغیر سیراب کیا جائے اس میں عُشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے۔ جس کھیت کی آبپاشی ڈول یا اپنے ٹیوب ویل وغیرہ سے ہو، اس میں نِصف عُشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد10، ص203، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، مرکز الاولیاء لاہور)

بخاری شریف میں ہے: ''عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا'' الْعُشْرُ'' وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ ''نِصْفُ الْعُشْرِ'' یعنی ''حضرت سَیِّدُنا سالم بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جن زمینوں کو، بارش اور چشموں نے سیراب کیا یا وہ نَمناک ہو ان میں عُشر (دسواں حصہ دینا واجب) ہے اور جو زمین پانی چھڑک کر سیراب کی جائیں ان میں نِصف عُشر (بیسواں حصہ واجب) ہے۔''
(بخاری، جلد1، ص201، مطبوعہ، باب المدینہ کراچی)

سوال عُشر اور نِصف عُشر کو ریاضی کی زبان میں وضاحت کر دیں؟

جواب عُشر دس فیصد کو کہتے ہیں اور نِصف عُشر پانچ فیصد کو کہتے ہیں۔ لہٰذا عُشر ہونے کی صورت میں کل فصل کے وزن کو دس سے تقسیم کرلیں اور نِصف عُشر ہونے کی صورت میں کل فصل کو بیس سے تقسیم کرلیں مثلاً سو من گندم ہوئی اور ایک من میں چالیس کلو ہوتے ہیں تو سو من میں چار ہزار کلو ہوئے اس کا عُشر نکالنے کے لئے چار ہزار کو دس سے تقسیم کیا تو جواب آیا، چار سو کلو اور چار سو کلو کے دس من بنیں گے۔ لہٰذا چار ہزار کلو گندم پر دس من یا چار سو کلو بطورِ عُشر نکالنا واجب ہوا۔

سوال عُشر دینے کی اہمیّت اور فضیلت کیا ہے؟

جواب عُشر کی ادائیگی کا قرآنِ کریم نے حکم دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: '' وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ''ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کا حق دو جس دن (فصل) کٹے۔'' (پ8، انعام:141)

مذکورہ آیت میں حق سے مراد عُشر ہے۔ جیسا کہ اس بات کی تفسیر اکابر صحابہ و تابعین سے مروی ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ حضرت ابن عباس، طاؤس، حسن، جابر بن زید اور سعید بن المسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے فصل کا حق ادا کرنے سے مراد عُشر ادا کرنا لیا ہے۔
(فتاوی رضویہ، جلد10، ص65، ملخصاً، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، مرکز الاولیاء لاہور)

بلا عذرِ شرعی عُشر کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا سخت گنہگار اور اس کی شہادت مقبول نہیں۔
(فتاوی رضویہ، جلد10، ص76، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)، (مجمع الانہر، جلد1، ص284، مطبوعہ کوئٹہ)

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کسی قوم میں سے ایک شخص آیا اور اس نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ اس شخص کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا فرماتے ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے؟ تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے فرمایا: ''جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر کو دور فرمادیا۔'' (المعجم الاوسط، جلد2، ص161، الحدیث:1579)

حدیث کی تقریباً ہر بڑی کتاب میں عُشر (فصلوں پر زکوٰۃ) کا باب (chapter) موجود ہے۔ امام بخاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ البَارِی نے بھی ایک باب اپنی کتاب صحیح بخاری میں قائم کیا جس کا نام رکھا ''بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقٰى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَ بِالْمَاءِ الْجَارِي ''یعنی نہری اور بارش کے پانی سے سیراب کی جانے والی فصل پر عشر کا باب۔ اس میں عہدِ رسالت کے دور میں عشر نکالنے کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: کھجور اترنے کے وقت (بیتُ المال میں صدقہ کی کھجور جمع کروانے کے لئے) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کھجوریں لائی جاتیں ایک کے بعد ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اپنی کھجور لاتا، یہاں تک کہ بارگاہِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میں کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا، ایک بار حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ان کھجوروں سے کھیلنے لگے ان میں سے ایک شہزادے نے کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جب دیکھا تو اس کھجور کو ان کے منہ سے نکالا اور فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ آلِ محمد صدقہ نہیں کھاتے۔''

(بخاری شریف، جلد1، ص201، مطبوعہ، باب المدینہ)

اس حدیث پاک کے تحت مشہور محدث علامہ بدرالدین عینی حنفی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ القَوِی لکھتے ہیں: ''اس حدیث سے حاصل ہونے والے فوائد سے معلوم ہوا کہ صدقات کو بیت المال میں دینے کے لئے سلطان کی خدمت میں لایا جاتا ہے۔ اور کھجور توڑنے کے وقت (بطورِ عُشر) صدقہ وصول کرنا نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: '' وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ '' ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کا حق دو جس دن (فصل) کٹے۔ (عمدۃ القاری شرح البخاری، جلد6، ص537، مطبوعہ، مدینۃ الاولیاء، ملتان)

پس اس بیان کردہ آیت اور حدیث پاک سے ان لوگوں کی غلط فہمی بھی دور ہوگئی ہوگی جو فصلوں پر عُشر یا نصف عُشر نکالنے کے حکم پر حیران ہوتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ایسا حکم تو ہم نے آج تک نہیں سنا۔

سوال عُشر ادا نہ کرنے کا کیا وبال ہے؟

جواب عُشر ادا نہ کرنے والے کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں۔

چنانچہ حضرت سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، دوعالم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چِتّیاں (یعنی نشان) ہوں گی وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر اس (زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔'' (بخاری شریف، جلد1، ص188، مطبوعہ باب المدینہ کراچی)

المعجم الاوسط میں ہے کہ حضرت سیدنا بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔'' (المعجم الاوسط، جلد5، ص26، حدیث:4577)

لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام و اکرام کیا اور اپنے فضل سے ان کو عمدہ فصلیں اور اناج دیا اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم پر اس کی راہ میں مال نکالنے میں حیل و حجت سے کام لیتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں پچھلی امت کے ایک ایسے خاندان کا واقعہ بیان کیا ہے جن کا ایک باغ تھا اور بیٹوں نے باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کے بجائے اللہ کی راہ میں باغ کے پھل فقراء کو نہ دینے کا منصوبہ بنایا جس پر ان کے باغ کو عذاب نے آلیا جب انہوں نے توبہ کی تو اس سے اچھا باغ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا۔ اس واقعہ کو قرآن پاک میں پارہ 29 سورہ قلم کی آیت نمبر 17 تا 33 میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ''ایک باغ کا نام ضروان تھا جو ملک یمن میں صنعاء سے دوکوس کے فاصلہ پر تھا، اس کا مالک ایک سخی آدمی تھا، جب پھل توڑنے کا وقت آتا تو مُنادی کر کے فُقَراء کو جمع کر لیتا، بہت حصہ فُقَراء کو تقسیم کر دیتا، کھیت کی پیداوار میں بھی دسواں حصہ مساکین کو دیتا تھا، جس سے اس کے مال میں بڑی برکت تھی، اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے، جو کنجوس تھے، انہوں نے باغ پکنے پر آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارا کنبہ بڑا ہے اور پھل تھوڑے ہیں، اگر ہم بھی باپ کی طرح سخاوت کریں گے تو فقیر ہوجائیں گے، چلو صبح کے اول وقت میں جا کر ہی پھل توڑ لیتے ہیں، کسی فقیر کو خبر نہ ہونے دیں گے۔

وہ اپنے اس منصوبہ پر بہت زیادہ خوش تھے اور اس خوشی میں انہوں نے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی نہیں کہا، نہ اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اس لئے ان کا منصوبہ ناکام ہوگیا، ان کے اس باغ میں پہنچنے سے پہلے ایک زبردست آندھی آئی یا گرم ہوا کے بگولے آئے اور باغ کے تمام پھل جل کر خاکستر ہوگئے اس وقت رات کو وہ محوِ خواب تھے۔ وہ پھل دار باغ کاٹی ہوئی فصل کی طرح ہوگیا، جب صبح ہوئی تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر باغ سے پھل اتارنے کا ارادہ ہے تو اب دیر نہ کرو، علَی الصُّبح ہی چل پڑو۔ حضرت عبد اللّٰہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ یہ انگور کا باغ تھا یہ لوگ چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے جارہے تھے کہ کوئی سن نہ لے اور فقراء کو ان کے پھل اتارنے کا پتا نہ ہوجائے وہ پختہ عزم کے ساتھ باغ کی طرف جارہے تھے اور ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے منصوبہ کو پورا کرنے پر ہر طرح قادر ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ وہ پھل اتارنے پر پوری طرح قادر ہیں اور ابھی جاکر سب پھل لے آئیں گے، لیکن جب وہاں پہنچے تو ہکا بکا رہ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ لہلہاتا ہوا سرسبز باغ اور پھلوں سے لدے ہوئے درخت سب غارت اور برباد ہوچکے ہیں، سارے باغ میں آندھی آچکی ہے اور تمام پھل جل کر خاکستر ہوچکے ہیں، جب انہوں نے یہ منظر دیکھا تو پہلے تو سمجھے کہ شاید ہم راستہ بھول کر کسی اور باغ میں آگئے، لیکن جب بغور دیکھنے سے یہ یقین ہوگیا کہ یہ ان ہی کا باغ ہے تو کہنے لگے کہ ہم بدقسمت ہیں، اس باغ کے پھل ہمارے نصیب میں نہ تھے، ان میں سے جو شخص بہتر تھا اس نے کہا: میں نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ تم سُبْحَانَ اللّٰہ کیوں نہیں کہتے، یہ سن کر وہ کہنے لگے: بے شک ہمارا رب سبحان (پاک اور بے عیب) ہے، ہم ہی ظالم ہیں، پھر وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ہم نے ناحق مسکینوں کا حق مارا اور اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا چھوڑ دی، ہماری سرکشی حد سے بڑھ گئی تھی اسی لئے ہم پر عذاب آیا۔

ارشادِ ربانی ہوتا ہے:

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک ہم ظالم تھے اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم سرکش تھے۔ امید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے، ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔"

(پارہ29، سورۂ قلم، آیت29تا32)

جب انہوں نے توبہ کی اور صدقہ و خیرات پر راضی ہوئے تو پھر ان کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے مال میں برکت ہوئی۔ چنانچہ تفسیر خزائن العرفان میں ہے: "ان لوگوں نے صدق و اخلاص سے توبہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغِ حیوان تھا اور اس میں کثرتِ پیداوار اور لطافتِ آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا۔" (خزائن العرفان، ص 1046، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

سوال: ٹھیکے پر دی ہوئی زمین کی پیداوار پر بھی عُشر ہوگا؟

جواب: جی ہاں! ٹھیکے پر دی ہوئی زمین پر عُشر ہوگا اور اس کی ادائیگی کاشتکار پر ہوگی۔ (بہارِ شریعت، جلد1، ص921، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

سوال: کیا عُشر کل پیداوار سے دینا ہوگا یا اخراجات نکال کر بقیہ پیداوار پر دیا جائے گا؟

جواب: جس پیداوار پر عُشر واجب ہے، اس میں کل پیداوار پر عُشر یا نِصف عُشر دیا جائے گا، اخراجات اس کے بعد نکالے جائیں گے۔
(بہارِ شریعت، جلد1، ص918، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

سوال: پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے کے بعد فصل بیچ دی تو عُشر کس پر ہوگا؟

جواب: اس صورت میں عُشر بیچنے والے پر ہوگا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، ص324، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: عُشر کب ادا کیا جائے؟

جواب: جب پیداوار حاصل ہوجائے یعنی فصل پک جائے، پھل نکل آئیں اور نفع اٹھانے کے قابل ہوجائیں تو عُشر واجب ہوجائے گا۔ فصل کاٹنے یا پھل توڑنے کے بعد حساب لگا کر عُشر ادا کرنا ہوگا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، ص321، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: عُشر کس کو دیا جائے؟

جواب: عُشر چونکہ کھیت کی پیداوار کی زکوٰۃ کا نام ہے اس لئے عُشر کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں یعنی فقیر، مسکین، عامل، رِقاب، غارِم، فِی سَبِیْلِ اللّٰہ، مسافر۔ (فتاویٰ اہل سنت، کتاب الزکوٰۃ ص597، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

عُشر سے متعلق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ رسالہ "عُشر کے احکام" اور فتاویٰ اہل سنت "احکام زکوٰۃ" کا مطالعہ کریں۔

دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے 95 شعبہ جات

﴿1﴾ مدنی انعامات ﴿2﴾ مدنی قافلہ ﴿3﴾ مجلس بیرونِ ملک ﴿4﴾ مدنی تربیت گاہیں ﴿5﴾ مجلس ہفتہ وار اجتماع ﴿6﴾ مجلس تربیتی اجتماعات برائے بیرونِ ملک ﴿7﴾ اجتماعی اعتکاف (رمضان 30، 10 دن) ﴿8﴾ مجلس حج وعمرہ ﴿9﴾ مدنی مذاکرہ ﴿10﴾ جامعۃ المدینہ (للبنین) ﴿11﴾ جامعۃ المدینہ (للبنات) ﴿12﴾ مدرسۃ المدینہ (للبنین) ﴿13﴾ مدرسۃ المدینہ (جز وقتی) ﴿14﴾ مدرسۃ المدینہ کورسز ﴿15﴾ مدرسۃ المدینہ (للبنات) ﴿16﴾ مدرسۃ المدینہ (بالغان) ﴿17﴾ مدرسۃ المدینہ آن لائن ﴿18﴾ دار المدینہ (للبنین) ﴿19﴾ دار المدینہ (للبنات) ﴿20﴾ دار المدینہ (اسکول) ﴿21﴾ دار الافتاء اہلسنّت ﴿22﴾ المدینہ لائبریری ﴿23﴾ تَخَصُّص فِی الْفِقْہ ﴿24﴾ مجلس علاج ﴿25﴾ مجلسِ توقیت ﴿26﴾ مجلس کارکردگی فارم ومدنی پھول ﴿27﴾ مختلف کورسز (مدنی انعامات ومدنی قافلہ کورس، قفلِ مدینہ کورس، مدنی تربیتی کورس وغیرہ) ﴿28﴾ المدینۃُ العلمیہ ﴿29﴾ مجلسِ تراجم ﴿30﴾ مکتبۃُ المدینہ ﴿31﴾ مکتبۃ المدینہ کے بستے ﴿32﴾ مدنی چینل ﴿33﴾ مجلس آئی ٹی ﴿34﴾ مجلس مووی ریلے ﴿35﴾ شعبۂ تعلیم ﴿36﴾ مجلس کورسز برائے شعبۂ تعلیم ﴿37﴾ مجلس خصوصی اسلامی بھائی ﴿38﴾ مجلسِ اصلاح برائے قیدیان ﴿39﴾ مجلس تاجران ﴿40﴾ مجلس وکلاء وجج ﴿41﴾ مجلس ذرائع آمد ورفت (ٹرانسپورٹرز) ﴿42﴾ مجلس ڈاکٹرز ﴿43﴾ مجلس ہومیوپیتھک ڈاکٹرز ﴿44﴾ مجلس ویٹرنری ڈاکٹرز (معالج حیوانات) ﴿45﴾ مجلس حکیم ﴿46﴾ مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان ﴿47﴾ مجلس عشر واطراف گاؤں ﴿48﴾ مجلسِ رابطہ ﴿49﴾ مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ ﴿50﴾ مجلس مزاراتِ اولیاء ﴿51﴾ مجلس نشر واشاعت ﴿52﴾ مجلس گوشت فروش ﴿53﴾ مجلس خدام المساجد ﴿54﴾ آئمہ مساجد ﴿55﴾ مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ ﴿56﴾ مجلس صحرائے مدینہ ﴿57﴾ مجلس لنگرِ رسائل ﴿58﴾ مجلس خیرخواہی (زلزلہ وسیلاب زدگان وغیرہ) ﴿59﴾ مجلس افرادی قوت (H.R) ﴿60﴾ مجلس امامت کورس ﴿61﴾ لنگرِ رضویہ ﴿62﴾ مجلس مالیات ﴿63﴾ مجلس اثاثہ جات ﴿64﴾ مجلس اجارہ ﴿65﴾ مجلس حفاظتی امور ﴿66﴾ مجلس فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) ﴿67﴾ مجلس تعمیرات ﴿68﴾ مجلس کارکردگی ﴿69﴾ مجلس مدنی عطیات بکس ﴿70﴾ مجلس مدنی بہاریں ﴿71﴾ مجلس فیضانِ مُرشد ﴿72﴾ مجلس تجہیز وتکفین ﴿73﴾ مجلس اجتماعِ ذکر ونعت ﴿74﴾ مجلس کورس برائے نومسلم ﴿75﴾ مجلس تفتیش قراءت ومسائل ﴿76﴾ مدرسۃ المدینہ للبنین (رہائشی) ﴿77﴾ آن لائن کورسز (علومِ اسلامیہ کورس، نیومسلم کورس، فرض علوم کورس) ﴿78﴾ مجلس چرمِ قربانی ﴿79﴾ مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ ﴿80﴾ مجلسِ اصلاح برائے فنکار

﴿اسلامی بہنوں کے شعبے﴾: ﴿81﴾ عالمی مجلس مشاورت ﴿82﴾ مجلس مدنی کام برائے اسلامی بہنیں ﴿83﴾ مجلس فیضانِ مُرشد ﴿84﴾ مجلس شعبۂ تعلیم ﴿85﴾ مجلس خصوصی اسلامی بہنیں ﴿86﴾ مجلس مدنی انعامات ﴿87﴾ مدرسۃ المدینہ (بالغات) ﴿88﴾ مجلس کورسز ﴿89﴾ مجلس حفاظتی اُمور ﴿90﴾ مجلس رابطہ ﴿91﴾ مدنی تربیت گاہ ﴿92﴾ مجلس مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن ﴿93﴾ مجلس تعویذاتِ عطاریہ ﴿94﴾ مجلس علاج ﴿95﴾ مجلس تحفظ اوراقِ مقدسہ۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net